Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم ۔ اتوار

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳	۲۹ رجب ۱۳۸۹ھ ۔ ۱۲ اخاء ۱۳۴۸ھش ۔ ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۹ء	نمبر ۲۳۶

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نجات کا سرچشمہ یقین سے شروع ہوتا ہے یہی یقین تمام گناہوں کا علاج ہے

وہ گناہ جو خدا سے دُور ڈالتا ہے اور جہنمی زندگی پیدا کرتا ہے اس کا اصل سبب عدم یقین ہے

"نجات کا سرچشمہ یقین سے شروع ہو جاتا ہے سب سے بڑی نعمت یہی ہے کہ انسان کو اِس بات کا یقین دیا جائے کہ اس کا خدا در حقیقت موجود ہے جو مجرم اور سرکش کو بے سزا نہیں چھوڑتا اور رجوع کرنیوالے کی طرف رجوع کرتا ہے۔ یہی یقین تمام گناہوں کا علاج ہے بجز اسکے دُنیا میں نہ کوئی کفارہ ہے نہ کوئی خون ہے جو گناہ سے بچا سکے۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ ہر یک جگہ تمہیں یقین ہی ناکردنی باتوں سے روک دیتا ہے۔ تم آگ میں ہاتھ نہیں ڈال سکتے کیونکہ تم یقین رکھتے ہو کہ وہ مجھے جلا دے گی۔ تم شیر کے آگے اپنے تئیں کھڑا نہیں کرتے کیونکہ تم یقین رکھتے ہو کہ وہ مجھے کھا لے گا۔ تم کوئی زہر نہیں کھاتے کیونکہ تم یقین رکھتے ہو کہ وہ مجھے ہلاک کر دیگی۔ پس اِس میں کیا شک ہے کہ بیشمار تجارب سے تم پر ثابت ہو چکا ہے کہ جس جگہ تمہیں یقین ہو جاتا ہے کہ یہ فعل یا یہ حرکت بلاشبہ مجھے ہلاکت تک پہنچا ئیگی تم فی الفور اس سے رُک جاتے ہو اور پھر وہ گناہ تم سے سرزد نہیں ہوتا۔ پھر خدا تعالیٰ کے مقابل پر کیوں اس ثابت شدہ فلسفہ سے کام نہیں لیتے۔ کیا تجربہ نے اب تک گواہی نہیں دی کہ بجز یقین کے انسان گناہ سے رُک نہیں سکتا۔ ایک بکری یقین کی حالت میں اُس مرغزار میں چر نہیں سکتی جس میں شیر سامنے کھڑا ہے۔ پس جبکہ یقین لایعقل حیوانات پر بھی اثر ڈالتا ہے اور تم تو انسان ہو۔ اگر کسی دِل میں خدا کی ہستی اور اُسکی ہیبت اور عظمت اور جبروت کا یقین ہے تو وہ یقین ضرور اسے گناہ سے بچا لے گا اور اگر وہ نہیں بچ سکا تو اسے یقین نہیں۔ کیا خدا پر یقین لانا اس یقین سے کمتر ہے کہ جو شیر اور سانپ اور زہر کے وجود کا یقین ہوتا ہے۔ سو وہ گناہ جو خدا سے دُور ڈالتا ہے اور جہنمی زندگی پیدا کرتا ہے اس کا اصل سبب عدم یقین ہے"

(نزول المسیح صـ ۹۶)

لاہور میں حضور ایدہ اللہ کی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات

مجلس عاملہ جماعت احمدیہ لاہور کے اراکین سے بصیرت افروز خطاب

لاہور ۱۰ اخاء ۱۳۴۸ ہش ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ ۔

کل مورخہ ۹ اخاء پانچ بجے شام حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے اراکینِ مجلسِ عاملہ جماعتِ احمدیہ لاہور کو اجتماعی ملاقات کا شرف بخشا۔ اِس موقع پر حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے شعبہ اصلاح و ارشاد کے سلسلہ میں فرمایا یہ ٹھیک ہے کہ ہمیں اپنے نقطۂ نظر کو مؤثر رنگ میں پیش کرنے کے لئے قرآنِ کریم اور دیگر کتبِ اسلامیہ پر مشتمل دلائل و براہین کو ذریعہ بنانا پڑتا ہے لیکن اب وقت آگیا ہے کہ ہم اپنے نقطۂ نظر کے اظہار کے اس طریقِ کار میں مزید وسعت پیدا کریں۔

اِس وقت ضرورت اِس بات کی ہے کہ ہم محسنِ انسانیت حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ فاضلہ کی ظلّیت میں آپؐ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی میں اور آپؐ کے روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی تعمیل میں غریب عوام سے بالخصوص خادمانہ اور ہمدردانہ تعلقات پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ آج کا غریب طبقہ ہر طرف سے دھتکارا ہوا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کا جو انسانی شرف قائم کیا ہے اس سے بھی وہ محروم ہے اسلئے ہمارا فرض ہے کہ ہم بلا لحاظ رنگ و نسل یا مذہب و ملّت ہر غریب و بیکس کی عزّت و احترام کریں اور اس سے نہایت ہمدردی اور پیار کا سلوک روا رکھیں۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا احمدیوں کو اللہ تعالےٰ نے حقائق سے بہرہ ور فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو سُنتا اور اپنے فضل سے ان کی مشکلیں آسان فرماتا ہے۔ چنانچہ ہر احمدی بقدر استطاعت اللہ تعالےٰ کے فیوض اور اسکے انوار کو کم و بیش اپنی زندگی میں جلوہ گر پاتا ہے۔ اس شرف میں اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی شریک کرنا انسانی فرض ہے۔ یہ بھی دراصل ایک غربت ہی ہے کہ وہ خدائے بزرگ و برتر کی ذات و صفات کے علم و عرفان سے بے بہرہ ہیں۔ ہمارا لوگ تو دُنیا کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں ویسے ان کو بھی اس سے نکالنے کی کوشش کرنی چاہئے لیکن اصل مسئلہ اس وقت غریب و بے سہارا کی غربت کا علاج اور اسکے دُکھ درد کا مداوا اور اس کے حقوق کی حفاظت ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ مجسّم اخلاق بن جائے۔ انسانی شرف کو قائم کرنے کی غرض سے حسنِ اخلاق اور غریب و لاچار کی ضروریات کو حتی المقدور پورا کرنے کے لئے یہ دو ہرے جلوے دکھانے میں ہر وقت کوشاں رہے کیونکہ خوش خلقی، اچھا سلوک اور نیک نمونہ ہی اصلاح کا بہترین طریق ہے۔

(باقی صہ ۸ پر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ اخاء ۱۳۴۸ھش

ایک عظیم الشّان بشارت اور ہولناک وعید

اللہ تعالےٰ نے ہماری جماعت کو اپنے ایک عظیم الشان مامور کے ذریعہ اس لئے قائم فرمایا ہے کہ تا یہ جماعت دنیا میں اشاعتِ دین، قویم اور اقامت شریعتِ اسلامیہ کا وسیلہ ٹھہرے۔ اِس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو ہمارے کمزور کندھوں پر ایک نہایت ہی عظیم ذمہ داری کا بوجھ ڈالا گیا ہے۔ لیکن جس خدا نے یہ عظیم ذمہ داری ہمارے کندھوں پر ڈالی ہے اس نے ہمارے اندر اس ذمہ داری کو کما حقہٗ خوش اسلوبی سے ادا کرنے کی استعداد بھی رکھی ہے۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ کسی پر اسکی استعداد سے بڑھ کر بوجھ ڈال دے کیونکہ اس کا ایک اٹل قانون یہ ہے کہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا یعنی اللہ کسی پر سوائے اس ذمہ داری کے جو اس کی طاقت میں ہو کوئی ذمہ داری نہیں ڈالتا۔

یہ تو ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی عظیم ذمہ داری ہمارے کندھوں پر ڈالی ہے ہماری ہزار بے بضاعتی کے باوجود اس ذمہ داری کو ادا کرنے کی پوری پوری اہلیت اور استعداد ہم میں موجود ہے۔ اگر ہم اِس اہلیت اور استعداد سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہیں تو ہمارا اشاعتِ دینِ قویم اور اقامتِ شریعتِ اسلامیہ کے مقصد میں کامیاب ہونا یقینی ہے اور اگر خدانخواستہ ہم میں سے بعض ایسے ہیں جو اس خداداد استعداد سے فائدہ نہ اُٹھاتے ہوئے قیامِ سلسلۂ احمدیہ کی غرض کو پورا نہیں کرتے تو پھر ان کے لئے انتہائی خوف کا مقام ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے جہاں اِس خداداد استعداد سے فائدہ اُٹھانے والوں کو عظیم الشان بشارتوں سے نوازا ہے وہاں اِس استعداد سے فائدہ نہ اُٹھاتے ہوئے اپنے فرائضِ منصبی سے غافل اور لاپرواہ ہونے والوں کو بہت ہی خطرناک وعید سے ڈرایا ہے۔

جہاں تک بشارتوں کا تعلق ہے یہ بشارت کتنی عظیم الشان ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"خدا تعالےٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دیگا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین پر پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اِس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اُٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سو اے سُننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہو گا۔"

(تجلیاتِ الٰہیہ ص۱۷)

برخلاف اِس کے فرائضِ منصبی سے غفلت برتنے اور لاپرواہ ہو جانے والوں کے لئے خوفناک وعید کا ذکر کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"خدا تعالےٰ نے چاہا ہے کہ یہ جماعت گناہوں سے پاک ہو اور اپنے چال چلن کا عمدہ نمونہ دکھاوے۔ وہ قرآنِ شریف کی تعلیم پر سچی عامل ہو اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں فنا ہو جاوے ان میں باہم کسی قسم کا بُغض اور کینہ نہ رہے۔ وہ خدا تعالےٰ کے ساتھ پوری اور سچی محبت کرنے والی جماعت ہو۔ لیکن اگر کوئی شخص اس جماعت میں داخل ہو کر اس غرض کو پورا نہیں کرتا اور سچی تبدیلی اپنے اعمال سے نہیں دکھاتا وہ یاد رکھے کہ وہ دشمنوں کی مراد کو پورا کر دے گا۔ وہ یقیناً ان کے سامنے تباہ ہو جائے گا۔"

(ملفوظات جلد ہفتم ص۱۸۸)

جہاں غلبۂ اسلام کی بشارت نہایت ہی عظیم الشان ہے وہاں وعید بھی بے انتہاء ڈرانے اور لرزہ بر اندام کرنے والی ہے۔ اِس بشارت کا مصداق بننے اور وعید سے محفوظ رہنے کا طریق جیسا کہ حضور علیہ السلام نے بار بار فرمایا ہے یہ ہے کہ ہم تقوےٰ میں ترقی کریں۔ چنانچہ حضورؑ متقی نہ بننے کے ہولناک انجام سے خبردار کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"خوب یاد رکھو کہ اگر تقویٰ اختیار نہ کرو گے اور اس نیکی سے جسے خدا تعالےٰ چاہتا ہے کثیر حصّہ نہ لو گے تو اللہ تعالےٰ سب سے اوّل تم کو ہی ہلاک کرے گا کیونکہ تم نے ایک سچائی کو مانا ہے اور پھر عملی طور سے اس کے منکر ہوتے ہو۔ اِس بات پر ہرگز مغرور مت ہو کہ بیعت کر لی ہے۔ جب تک پورا تقویٰ اختیار نہ کرو گے ہرگز نہ بچو گے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم ص۴۴)

اِس عظیم الشان بشارت اور خطرناک وعید میں خاص طور پر قابلِ غور بات ایک یہ ہے کہ یہ بشارت جماعت کے حق میں ہے اور وعید کا تعلق ان افراد کے ساتھ ہے جو تقوےٰ اختیار کر کے اس میں ترقی کی فکر نہ کرنیوالے ہوں اور اس طرح اس عظیم الشان غرض کو پورا کرنے سے غافل ہوں جس کی خاطر اللہ تعالےٰ نے جماعت کو قائم فرمایا ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ اِس جماعت کے ذریعہ سے اسلام تو بہرحال دُنیا میں غالب آئے گا یہ خدائی تقدیر ہے جسے دُنیا کی کوئی طاقت بدل نہیں سکتی البتہ جو لوگ اس جماعت میں داخل ہونے کے باوجود اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کر کے اس غرض کو پورا کرنے میں حصّہ لینے کی کوشش نہیں کریں گے اس غلبہ اور اس کامیابی میں ان کا کوئی حصہ نہ ہو گا اور کوئی بعید نہیں کہ وہ اپنی غفلت اور لاپرواہی کی وجہ سے عنداللہ اِس ہولناک وعید کے مصداق ٹھہریں۔ عیاذاً باللہ۔

پس اللہ تعالےٰ کی قائم کردہ اِس جماعت میں شمولیت جہاں ایک طرف ہماری انتہائی خوش بختی پر منتج ہو سکتی ہے وہاں بعض غافل اور لاپرواہ افراد جماعت میں شمولیت کے باوجود اپنی شومئ قسمت سے ایک ہولناک انجام سے بھی دوچار ہو سکتے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو پوری کوشش کرنی چاہیئے اور اس بارہ میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کرنا چاہیئے کہ وہ اِس عظیم الشان بشارت کا مصداق بنے نہ کہ اُس ہولناک وعید کا جس کے تصوّر سے ہی بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں *

اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

امسال اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۱۷-۱۸-۱۹ اکتوبر کو ربوہ میں منعقد ہو گا۔ یہ اجتماع تربیتی نقطۂ نگاہ سے بہت مفید ہوتا ہے۔ احمدی والدین کو چاہیئے کہ تربیت اولاد کے اِس نادر موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنے بچوں کو ضرور اس اجتماع میں شریک کریں۔ اجتماع کی تفصیلات قائدینِ خدام الاحمدیہ کو بھجوا دی گئی ہیں *

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خطبۂ نکاح

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک ضروری ارشاد شادی اپنے کفو میں کرنی چاہیئے

حضورؐ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی ہی میں ہماری بہتری اور بھلائی ہے

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۸ رتبوک ۱۳۴۸ ہش (مطابق ۲۸ ستمبر ۱۹۶۹ء) بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں مندرجہ ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

۱۔ محترمہ نورالبشریٰ صاحبہ بنت محترم بوگندا عبدالرزاق صاحب آف انڈونیشیا کا نکاح عبدالغنی کریم صاحب پسر محترم عبدالکریم صاحب مایدی آف انڈونیشیا بعوض ایک ہزار روپے پاکستانی حق مہر

۲۔ محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ بنت محترم چوہدری محمد لطیف صاحب نوشہرہ ورکاں کا نکاح محمد عیسےٰ صاحب شاہد پسر محترم چوہدری محمد یوسف صاحب ربوہ بعوض دو ہزار روپے حق مہر

۳۔ محترمہ الفت النساء بیگم صاحبہ بنت مرزا محمد یعقوب صاحب چک ۲۷۱ ج ب ضلع لائل پور کا نکاح مرزا محمد اسمٰعیل صاحب پسر محترم مرزا محمد یعقوب صاحب ربوہ بعوض دو ہزار روپے حق مہر

۴۔ محترمہ خالدہ پروین صاحبہ بنت محترم عبدالعزیز صاحب قادیان کا نکاح خواجہ محمد رفیق صاحب پسر محترم خواجہ محمد شریف صاحب ایک ہزار روپے مہر

۵۔ محترمہ بشریٰ فردوس صاحبہ بنت محترم محمد شفیع صاحب سیالکوٹ کا نکاح لطیف احمد صاحب پسر محترم بشیر احمد صاحب بعوض ڈیڑھ ہزار روپے حق مہر۔

۶۔ محترمہ ارشاد بیگم صاحبہ بنت محترم چوہدری محمد لطیف صاحب نوشہرہ ورکاں کا نکاح چوہدری محمد انور صاحب پسر محترم چوہدری اللہ داد صاحب سے بعوض دو ہزار روپے حق مہر

۷۔ محترمہ شمیم اختر صاحبہ بنت محترم چوہدری دین محمد صاحب ربوہ کا نکاح فضل الٰہی صاحب پسر محترم فضل دین صاحب ربوہ سے دو ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا۔

اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو خطبہ نکاح ارشاد فرمایا۔ وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (خاکسار یوسف سلیم شاہد ایم۔ اے)

مسنونہ آیات پڑھنے کے بعد حضور نے فرمایا:۔

آج ہمارے رب رحیم نے بہت سی خوشیاں ہماری گود میں لا ڈالی ہیں۔ یعنی سات نکاحوں کا میں اس وقت اعلان کرونگا۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے رشتہ ازدواج کے قائم کرنے کے متعلق یا نکاح کا فیصلہ کرنے کے متعلق یا نکاح کا فیصلہ کرنے کے متعلق یا دولہا دلہن کے انتخاب کرنے کے متعلق یہ ارشاد فرمایا ہے کہ اس انتخاب یا اس فیصلہ کی بنیاد کفو پر ہونی چاہیئے۔ یعنی

اپنے کفو میں شادی کرنی چاہیئے۔

جس قسم کے حالات مجموعی طور پر تمہارے خاندان کے ہوں ان سے ملتے جلتے حالات جس خاندان کے ہوں اس میں شادی ہونی چاہیئے۔ پس زندگی کے اس اہم موقعہ پر جہاں علاوہ اور بہت سی ہدایتوں کے ایک ہدایت یہ بھی دی گئی ہے کہ جس جگہ رشتہ طے کرنا ہو ان کے حالات سے واقفیت حاصل کی جائے۔ ان سے قریبی تعلقات قائم کئے جائیں۔ اور اس طرح جب ایک دوسرے کی عادات، خیالات اور ماحول کا بخوبی علم ہو جائے تب جا کر شادی کا فیصلہ کیا جائے۔

ہماری جماعت میں

بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے

کہ اللہ تعالےٰ نے ہمارے اندر جو اخوت قائم فرمائی ہے اور جو حسن ظنی اس میں ہونی چاہیئے اس کے غلط استعمال کے نتیجہ میں صرف اتنا سمجھ لینا کافی سمجھا جاتا ہے کہ احمدی گھرانہ ہے اور ہمیں احمدیوں میں رشتے قائم کرنے چاہئیں۔ چنانچہ کفو معلوم کئے بغیر اور حالات جانے بغیر رشتے طے کر دیئے جاتے ہیں لیکن بعض دفعہ رخصتانہ کے معاً بعد اور بعض دفعہ تو رخصتانہ سے بھی بہت پہلے ہر دو خاندانوں میں اپنی غلطی کا احساس پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بسا اوقات اس احساس کے نتیجہ میں گناہ کی تلافی ایک حد تک تو اس طرح کر دی جاتی ہے کہ رشتہ کو قطع کر دیا جاتا ہے لیکن اس کی وجہ سے دلوں میں کدورت پیدا ہو جاتی ہے جس کے نتیجہ میں جماعت کی باہمی اخوت اور ان کے تعلقات جن کی بنیاد پر اس رشتہ کی ابتدا ہوتی ہے۔ انہی تعلقات پر برا اثر پڑتا ہے اور کشیدگی پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر یہ امر ہمارے لئے بھی پریشانی کا باعث بنتا ہے۔ وقت خرچ کرنا پڑتا ہے، توجہ دینی پڑتی ہے اور کوشش کرنی پڑتی ہے کہ آپس کی یہ کدورتیں دور ہو جائیں اور رنجشیں مٹ جائیں اور غلطی کو غلطی سمجھ کر اس سے توبہ کی جائے۔ کثرت سے استغفار کی جائے۔ بہر حال ان حالات میں ہر دو خاندانوں کے لئے بھی، جماعتی تنظیم کے لئے بھی اور خود خلیفہ وقت کے لئے بھی پریشانی پیدا ہوتی ہے، حالانکہ ہمیں حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ اس سلسلہ میں محض اسلامی اخوت کو دیکھنا کافی نہیں ہے بلکہ

کفو کو دیکھنا بھی ضروری ہے

ویسے عام طور پر کفو کو دیکھا جاتا ہے لیکن بہت سی ایسی مثالیں میرے علم میں ہیں کہ بعض دفعہ کفو کا خیال نہیں رکھا گیا۔ بعض دفعہ اس قسم کے رشتے طے ہو جانے سے قبل مجھے علم ہو جاتا ہے۔ اگر تنظیم کو مختلف جگہوں پر علم ہو جائے تو وہ خود ہی دخل دے کر ایسے ایسے رشتے قائم نہیں ہونے دیتے لیکن بعض دفعہ یہ علم نہیں ہوتے پاتا اور نکاح کا اعلان ہو جاتا ہے۔ بعد میں پریشانی اٹھانی پڑتی ہے۔ صرف ان دو خاندانوں ہی کو نہیں بلکہ جماعت کو بھی اور خلیفہ وقت کو بھی پریشانی ہوتی ہے، صلح کرانے میں وقت ضائع ہوتا ہے۔

حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جتنے ارشادات فرمائے ہیں۔ اور جو اسوۂ حسنہ قائم فرمایا ہے۔ آپ کے ارشادات کی تعمیل اور آپ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کرنا ہمارے لئے بڑا ہی ضروری ہے۔ اگر ہم بعض باتوں کو چھوٹی یا معمولی سمجھ کر ان پر عمل کرنا چھوڑ دیں تو اس کا نتیجہ ہمیں ہی بھگتنا پڑے گا۔ حالانکہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے سب ارشادات تو ہماری بھلائی اور خیر خواہی کے لئے ہیں۔ آپ نے نیکی کو قائم کرنے کے لئے طریق عمل اختیار فرمایا اور ہمارے لئے اسے ایک اسوۂ حسنہ بنا دیا لیکن ہم نے اس کے باوجود رشتے کے انتخاب میں غلطی کی اور اپنی اس غلطی کے نتیجہ میں اپنے خاندان اور اپنی جماعت کی پریشانی کا باعث بنے۔ اس سے جماعت کو بچنا چاہیئے۔

پس

حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام

اس قدر بلند ہے کہ نہ اس تک کسی انسان کی رسائی ہوئی اور نہ کبھی ہوگی۔ پس اللہ تعالےٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو اسوۂ حسنہ قائم کیا ہے۔ یعنی جس عمل پر آپ اپنی زندگی میں قائم رہے ہیں اس اسوۂ حسنہ کی پیروی ہی میں ہماری بہتری اور بھلائی کا راز مضمر ہے۔ بعض لوگ کہہ دیا کرتے ہیں کہ چونکہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بڑی بلند تھی۔ آپ کا مقام بڑا ارفع تھا۔ اس لئے ہمارے لئے آپ کے اسوہ کی پیروی کرنا ممکن نہیں۔

ایسا خیال درست نہیں ہے بلکہ اگر آپ غور کریں تو یہ شائد ان اسباب میں سے جن کے نتیجہ میں امتِ مسلمہ کو تنزل کے ایک اندھیرے دور میں سے گزرنا پڑا۔ ایک بڑا سبب یہ بھی تھا کہ مسلمانوں نے یہ خیال کر لیا تھا کہ ہم کمزور اور ناتواں اور جاہل اور کم طاقت ہیں اس لئے یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کی پیروی کر سکیں یا آپؐ کے طریق کو جاری کر سکیں۔ آپ کا بلند مقام تھا۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو بڑی روحانی طاقتیں عطا کر رکھی تھیں۔ اللہ تعالےٰ سے آپ کا تعلق اس قسم کا تھا کہ آپؐ دنیا میں اپنے اخلاق ِحسنہ نمونے پیش کرتے چلے گئے اور یہ کہ ہم تو کمزور ہیں۔ ہمارے لئے آپؐ کے اس اسوہ کی پیروی کرنا ممکن نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس دن امت مسلمہ نے اس غلط خیال کو اپنا لیا اور اکثریت اس خیال کی حامل بن گئی کہ

حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ

تو محض ایک فلسفہ ہے اس پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت نہیں۔ اس وقت سے امت میں کمزوری پیدا ہونی شروع ہو گئی اور اس وقت سے ہی تباہی اور تنزل کے آثار شروع ہو گئے۔ پھر جو اس امت کا حال ہوا اسے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ اسے ہر ایک جانتا ہے۔ دنیا کی تاریخ نے اسے محفوظ رکھا ہے۔ اور در اصل یہ بعد کی نسلوں کے لئے عبرت کا ایک تازیانہ ہے۔

پس حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ قائم ہی اس لئے ہوا ہے کہ ہم اس کی پیروی کریں۔ البتہ یہ صحیح ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی پیروی ہر شخص نے اپنی قوت اور استعداد کے مطابق کرنی ہوتی ہے۔ اور اپنی اپنی قابلیت کے مطابق آپؐ کے اخلاق کا رنگ اپنے اوپر چڑھانا ہوتا ہے۔ اور ہر ایک کو اپنی اپنی طاقت کے مطابق آپؐ کی قائم کردہ راہ پر گامزن ہونا پڑتا ہے پس ہر ایک نے اپنی اپنی قوت استعداد اور طاقت کے مطابق آپؐ کے اخلاق کا رنگ اپنے اوپر چڑھا کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ اپنی زندگی میں قائم کرنا ہے۔ یہ درست ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے کہ کوئی شخص یہ کہے یا اپنی کوتاہ فہمی کی وجہ سے یہ سمجھے کہ میری قوت اور میری قابلیت۔ یا میری طاقت اور میری استعداد تو بہت تھوڑی ہے۔ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر بھلا کیسے عمل کر سکتا ہوں۔ ایسا خیال بھی مہلک ہے اور اس عمل کو جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل تھا اس کو ترک کرنا بھی تباہی اور تنزل اور ذلت کا موجب ہے۔ عزت اور شرف کا موجب نہیں ہے۔

امت مسلمہ کے ہر فرد کی عزت اور شرف اسی میں ہے

کہ وہ خدائی تقدیر کے مطابق حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے نمونے کو اپنے سامنے رکھے۔ اور اپنا پورا زور اس بات کے لئے خرچ کر دے کہ جس حد تک اس کیلئے ممکن ہے وہ بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ظلیت میں آپ کی سیرت و اخلاق میں آپ کا ہم شکل بن جائے گا۔ لیکن جو شخص یہ کہتا ہے کہ جی میں چونکہ کمزور ہوں۔ میرے لئے اس اسوہ حسنہ پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس شخص کا یہ خیال در اصل خود اپنے ہاتھوں اپنی ہلاکت اور تباہی کا گڑھا کھودنے کے مترادف ہے۔

پس حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ہر شعبہ زندگی کے متعلق احکام بھی دیئے اور آپؐ ہمارے

ہر شعبہ زندگی کے لئے ایک اسوہ حسنہ

بھی بنے۔ انسان مختلف زمانوں میں اپنی زندگی کے مختلف ادوار میں مصائب سے دوچار رہے یا ان پر ترقی کی راہیں کھلتی رہیں۔ خوشی اور غم جس طرح ان کے سامنے آتا رہا۔ قریباً ہر انسان کی زندگی کے ہر دور کا ایک نمونہ ہمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں اپنے انتہائی نقطۂ کمال پر نظر آتا ہے۔ اس لحاظ سے بھی آپؐ کی زندگی ایک کامل اور مکمل زندگی ہے۔ اگر آپؐ کو کبھی اختیار نہ ملتا تو آپ صاحب اختیار کے لئے نمونہ نہ بنتے۔ اگر کبھی آپؐ کو غیروں کی حکومت میں رہنا نہ پڑتا۔ تو رعایا کی ذمہ داریاں نباہنے کے اعتبار سے آپؐ لوگوں کے لئے نمونہ نہ ٹھہرتے۔ اگر آپؐ کا کوئی بچہ فوت نہ ہوتا تو ان لوگوں کے لئے جن کے بچے چھوٹی عمر میں اللہ تعالےٰ کی تقدیر کے ماتحت فوت ہو جاتے ہیں آپؐ اسوہ نہ بنتے۔ اگر آپؐ کی کوئی اولاد نہ ہوتی تو ایک باپ پر اپنی اولاد کی تربیت کی جو ذمہ واری ہے اس کے لئے آپؐ نمونہ نہ بنتے۔ اگر اللہ تعالےٰ آپ کو دولت نہ دیتا۔ تو ایک دولتمند کو اپنی ذمہ داریاں نباہنے کے لئے آپؐ کی زندگی میں کوئی نمونہ نہ ملتا۔ اگر آپؐ پر فاقہ کشی کے حالات نہ آتے تو ایک فقیر یا ایک غریب مسکین کے سامنے کوئی ایسا نمونہ نہ ہوتا جس پر چل کر وہ

اللہ تعالےٰ کے قرب کو حاصل کر سکتا

غرض ہر قسم کی زندگی کے حالات میں سے آپ گزرے پس آپؐ کی حیاتِ طیبہ ہمارے لئے ایک کامل نمونہ ہے۔ آپؐ کے ارشادات عالیہ ہماری بھلائی اور خیر خواہی کے لئے ہیں اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

شادی کے سلسلہ میں کفو تلاش کرو

انسان بعض دفعہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو پیش نظر رکھنے کے باوجود رشتے کی تلاش کرتے ہوئے غلطی کر جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس قسم کی غلطیاں ڈھانپ لیتا ہے۔ اور اسے اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لیتا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ آج اس وقت میں جن رشتوں کا اعلان کروں گا۔ اگر ان کے انتخابات میں کوئی کمی یا نقص رہ گیا ہو۔ تو اللہ تعالےٰ اپنے فضل کی چادر میں ان کو لپیٹ لے۔ اور یہ رشتے ان سب کیلئے مبارک کرے اور ان کی نسلیں بھی اپنے بڑوں کی دعاؤں اور اللہ تعالےٰ کی رحمتوں کی وارث بنیں آمین

اس کے بعد سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایجاب و قبول کرائے۔

اور پھر حاضرین سمیت ان سب رشتوں کے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے لمبی دعا فرمائی۔

ولادت:۔ اللہ تعالےٰ نے میرے بیٹے منور احمد صاحب سعید حال واشنگٹن کو بیٹا عطا فرمایا ہے الحمد للہ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو نیک خادم دین اور خوش قسمت بنائے آمین نومولود چوہدری عبد اللطیف صاحب پاڈیز الیکٹرک آف ملتان کا نواسہ ہے خاکسار روشن دین گولبازار ربوہ

مرکزی اجتماع انصار اللہ ۲۴، ۲۵، ۲۶ اخاء (اکتوبر) میں جواں سال احباب بھی کثرت سے شرکت فرماتے رہیں
قائد عمومی
انصار اللہ مرکزیہ

میں کیونکر احمدی ہوا؟

محترم چوہدری عبدالرحیم صاحب مرحوم کے خود نوشت حالاتِ زندگی

مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب از مانٹریال کینیڈا

میرے والد محترم چوہدری عبدالرحیم صاحب پریذیڈنٹ حلقہ اسلامیہ پارک لاہور ۲۹ مئی ۱۹۶۹ء کو اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ والد صاحب مرحوم دھاری وال ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۷۱ سال کی تھی۔ آپ نے احمدیت کو بڑی تحقیق کے بعد قبول کیا اور پھر اپنی ساری زندگی احمدیت کی خدمت میں گذاری۔ حلقہ اسلامیہ پارک لاہور کی جماعت احمدیہ کے وفات تک پریذیڈنٹ رہے اور سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے صاحبِ رؤیا و کشوف تھے۔ آپ کے کئی واقعات بشارات رحمانیہ میں شائع ہو چکے ہیں۔ نہ صرف خود اسلام اور احمدیت سے والہانہ محبت رکھتے تھے بلکہ آپ اپنی اولاد کو بھی اپنی طرح احمدیت کے رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش فرماتے اکثر اپنے بچوں کو نصائح فرمایا کرتے تھے۔ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کے ہی الفاظ میں چند نصائح جو آپ نے اپنے بچوں کے لئے اپنے سب سے چھوٹے بیٹے عبدالماجد کی درخواست پر جبکہ وہ کینیڈا روانہ ہو رہا تھا۔ ٹیپ کروائی تھیں درج کر دوں۔ ان میں ایک حد تک آپ کی زندگی کے واقعات بھی آ جاتے ہیں۔ جو بھٹکی ہوئی روحوں کے لئے مشعلِ راہ ثابت ہو سکتے ہیں۔

میرے والد صاحب اور میرے بھائی صاحب سید حیدر شاہ صاحب آف جلالپور ضلع گجرات کے مرید تھے۔ پیر صاحب کی وفات کے بعد ان کی یاد میں ایک رسالہ "صوفی" نام کا منڈی بہاؤالدین سے نکلا کرتا تھا۔ یہ ان دنوں کا واقعہ ہے جب میں چھٹی یا ساتویں جماعت میں تھا وہ رسالہ ہمارے ہاں بھی آیا کرتا تھا اس میں صوفیاء اور اہل اللہ کے حالات ہوا کرتے تھے۔ انہیں میں بڑے شوق سے پڑھا کرتا تھا۔ اس وقت مجھے احساس ہوا۔ کہ کیا موجودہ زمانہ میں ایک کوئی مردِ خدا نہیں۔ جس کا خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق ہو۔ اس زمانہ میں کوئی ولی اللہ نہیں اس کی کیا وجہ ہے اور پھر اس زمانہ سے کیا گناہ ہوا۔ کیا اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے پیارے آنے بند ہو گئے۔ میرے دل میں رہ رہ کر خوف سا اٹھتا۔ کہ اے کاش اس زمانہ میں کوئی خدا کا پیارا ہوتا۔ تو میں اس کی ضرور زیارت کرتا۔ اس سے ملتا اس کی باتیں سنتا۔ جوں جوں دن گذرتے گئے یہ احساس تیز سے تیز تر ہوتا گیا ان دنوں میں سنٹرل ورکشاپ امرتسر میں ملازم تھا اور الیکٹرک فٹر کا کام کرتا تھا۔ میرے خیال نے ایسا زور پکڑا کہ جنون کی سی حالت ہو گئی۔ اس وقت میری یہ حالت تھی کہ رمضان میں روزے تو رکھ لیا کرتا لیکن نماز کی چنداں پرواہ نہ کرتا۔ کسی کے زور دینے سے مسجد میں چلا جاتا باقی اگر جی میں آیا تو نماز پڑھ لیتا ورنہ نہیں۔ انہیں ایام میں مجھے ایک کتاب وفات یافتہ صوفی صاحب کی مل گئی۔ ایک رات اس میں پڑھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فیض اس طرح جاری ہے۔ جس طرح کہ حضور کی زندگی میں جاری تھا۔ اور اس کی چند مثالیں بھی تھیں۔ معاً مجھے خیال آیا کہ اگر یہ بات درست ہے تو کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم نہیں ہوا کہ ایک خدا کا بندہ اتنی دیر سے تڑپ رہا ہے۔ کہ آج کل کیوں ولی اللہ آنے بند ہو گئے اور حضور نے اس کی کوئی رہنمائی نہیں فرمائی پھر خیال آیا کہ مجھ جیسے ناچیز کی کیا پرواہ ہو سکتی ہے۔ یہ خیال آتے ہی مجھے اپنی بے کسی پر رونا آ گیا۔ چنانچہ میں اس سے آگے کتاب نہ پڑھ سکا۔ لہٰذا بتی بجھائی اور سو گیا۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایک بہت وسیع میدان ہے موسم بہت خوشگوار ہے۔ اس میدان میں بہت سے لوگ پھر رہے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی کا انتظار ہو رہا ہے معاً شور اٹھا۔ آ گئے۔ آ گئے۔ معلوم ہوا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں۔ اس وقت بڑی سرعت سے صفیں درست ہونی شروع ہو گئیں اور حضور کی اقتداء میں ہم سب نے نماز پڑھی۔ حضور نے دو رکعت نماز پڑھانے کے بعد خطبہ پڑھنا شروع کیا۔ نماز میں تو علم نہیں۔ کہ میں حضور سے کتنی صفیں پیچھے تھا۔ لیکن خطبہ کے وقت حضور کے بالکل سامنے تھا۔ خطبہ حضور سات فٹ اونچی مچان پر کھڑے ہو کر فرما رہے تھے اس وقت میں حضور کے چہرہ مبارک کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہا تھا۔ حضور اپنا چہرہ مبارک دائیں بائیں پھیر کر خطبہ فرما رہے تھے۔ جس کا ایک لفظ بھی مجھے یاد نہیں رہا۔ لیکن جب حضور کی نظر مجھ پر پڑی اور میری آنکھیں حضور سے ملیں۔ تو حضور نے نہایت محبت سے فرمایا۔ کہ عبدالرحیم نماز پڑھا کرو۔ حضور کے یہ فرمانے پر خواب کا نظارہ جاتا رہا اور میری آنکھ کھل گئی۔ اس خواب کا میرے دل پر ایسا اثر تھا کہ جی چاہتا تھا کہ پھر سے یہ نظارہ دیکھوں۔ جس وقت میری آنکھ کھلی تو میرے کان میں قرآن کریم کی قرأت کی آواز پڑی۔ کیونکہ ہمارے گھر کے بالکل سامنے مسجد تھی۔ اور اس وقت صبح کی نماز ہو رہی تھی۔ اس وقت قرآن کریم کا پڑھنا ایسا بھلا معلوم ہوا۔ کہ اٹھ بیٹھا۔ اور مسجد میں جا کر نماز میں شامل ہو گیا۔ میں پورے وثوق کے ساتھ کہتا ہوں کہ اس نماز کی مجھے اس قدر لذت محسوس ہوئی کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔ اس کے بعد میں نے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے نماز کو التزام کے ساتھ پڑھنا شروع کیا اور پھر میں نے یہ بھی محسوس کیا کہ اگر میں کوئی دعا توجہ کیا کرتا۔ تو اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماتا اس چیز کی مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ گویا نہ ختم ہونے والا خزانہ تو مل گیا۔

میں اپنے بچوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ نماز ایک خزانہ ہے کہ جس کا خدا تعالیٰ سے تعلق ہوتا ہے اس خزانہ سے اس کا بھی حصہ ہو جاتا ہے۔ میں اپنے بچوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ نماز التزام سے پڑھیں اور خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کریں۔

جیسا کہ میں بتا چکا ہوں۔ پہلے تو میں ورکشاپ میں تھا۔ اس کے بعد میں ڈرائنگ برانچ میں چلا گیا۔ ڈرائینگ برانچ میں میاں عبدالرشید صاحب احمدی مرحوم ہیڈ ڈرافٹسمین تھے اور مجھے ان کے ماتحت کام کرنا پڑا۔ وہ تبلیغ کیا کرتے تھے۔ لیکن میں ان کی تبلیغ کو بالکل سننا نہیں چاہتا تھا۔ جب وہ تبلیغ کرتے تو میں ڈرائنگ آفس سے باہر چلا جاتا ایک دن ایسا ہوا کہ وہ روک جو میرے اور ان کے درمیان حائل تھی۔ چشم زدن میں اڑ گئی۔ اور میں احمدیت کا شائق بن گیا۔ ہوا یہ کہ ایک شام جب دفتر میں چھٹی ہوئی اور دفتر کا سارا اسٹاف گھروں کو روانہ ہو گیا تو میاں عبدالرشید صاحب مرحوم دفتر میں بیٹھے ایک پُرسوز لے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم۔ ؎

اک نشاں ہے آنے والا آج سے کچھ دن کے بعد
جس سے گردش کھائیں گے دیہات و شہر و مرغزار

پڑھ رہے تھے میاں صاحب اپنی لے میں بغیر اس خیال کے کہ کوئی سنتا ہے۔ یہ نظم نہایت خوش الحانی سے پڑھ رہے تھے اور مجھ پر اس کا اتنا اثر ہوا کہ میں تڑپ اٹھا اور بے اختیار ان کے بازو کو پکڑ کر پوچھا۔ کہ مولوی صاحب یہ نظم کس کی ہے؟ مولوی صاحب اپنی لے میں مستانہ وار نظم پڑھتے رہے۔ آخر ان کے بازو کو جھنجھوڑ کر پوچھا انہوں نے ایک دم رک کر کہا کہ یہ نظم حضرت مرزا صاحب کی ہے۔ مجھے بالکل یقین نہ آیا۔ میں نے کہا۔ کہ یہ نظم مرزا صاحب کی کیسے ہو سکتی ہے۔ یہ نظم تو کسی خدا رسیدہ کا کلام ہے۔ اور مرزا صاحب تو (نعوذ باللہ) جھوٹے ہیں۔ یہ ان کا کلام کیسے ہو سکتا ہے وہ کہنے لگے کہ میں حضرت مرزا صاحب کی کتاب میں یہ نظم دکھا سکتا ہوں۔ میں ان کے ساتھ گیا۔ انہوں نے مجھے "حقیقۃ الوحی" دی میں نے اس کتاب کا ایک ایک ورق دیکھا اس میں یہ نظم نہ پائی۔ اس کی مجھے بہت خوشی ہوئی میں نے میاں صاحب کو کتاب واپس دیتے ہوئے کہا کہ مجھے پہلے ہی یقین تھا کہ یہ نظم مرزا صاحب کی نہیں ہے۔ بتایئے اس کتاب میں وہ نظم کہاں ہے۔ وہ کہنے لگے کہ وہ نظم تو دوسری کتاب میں ہے۔ لیکن اس کتاب کو میں نے اس لئے دیا تھا کہ اس میں جو نشانات لکھے ہیں اس کا مطالعہ کر لو۔ میں نے کہا مجھے کسی نشان کی ضرورت نہیں۔ آپ صرف یہ ثابت کریں کہ وہ

ہر خادم کو چاہیئے سالانہ اجتماع منعقدہ ۱۹،۱۸،۱۷ ر اخاء ۱۳۴۸ ہش ۱۷، ۱۸، ۱۹ اکتوبر ۱۹۶۹ء میں شامل ہو کر تین دن خالصۃً روحانی ماحول میں بسر کرے
(مہتمم)

چندہ تحریک خاص لجنہ اماء اللہ

۲۹؍

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر خاکسار نے بہنوں کے سامنے یہ تجویز پیش کی تھی کہ انشاء اللہ ۱۹۷۲ء میں لجنہ اماء اللہ کے قیام پر ۵۰ سال پورے ہونگے اس خوشی میں لجنہ اماء اللہ پانچ لاکھ کا ایک فنڈ قائم کرے جس کے اخراجات کی مندرجہ ذیل شقیں ہوں گی۔

۱۔ کسی ایک زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ

۲۔ دفتر لجنہ اماء اللہ از سر نو تعمیر

۳۔ نصرت انڈسٹریل سکول کی تعمیر

۴۔ فضل عمر جونیئر سکول کی تعمیر

۵۔ لجنہ اماء اللہ کی پچاس سالہ تاریخ کی تدوین و اشاعت۔

اس سلسلہ میں ابھی تک کل ۲،۵۲،۹۱۷ و ۳۳ کے وعدہ جات موصول ہوتے ہیں اور ۳۰،۸۴۶ روپے کی وصولی ہوئی ہے۔ سو سے اوپر جتنے وعدہ جات موصول ہوئے ہیں وہ قسط وار الفضل میں شائع کئے جاتے رہے ہیں اور ہر چندہ دہندہ کی وصولی قسطوار مصباح میں شائع کی جا رہی ہے اور ہر بہن کو جس کا چندہ پانچ روپے سے کم نہیں ہے۔ میری دستخطی چٹھی بھی جا رہی ہے۔ اگر کسی بہن کا وعدہ شائع نہ ہوا ہو یا اس نے چندہ ادا کیا ہو اور مصباح میں اس کی وصولی شائع نہ ہوئی ہو اور میری طرف سے وصولی کی رسید نہ ملی ہو تو دفتر کو فوراً اطلاع دے حساب کی پڑتال کی جائیگی

نو ماہ کے عرصہ کے لحاظ سے یہ وصولی بہت کم ہے اور وعدہ جات بھی ابھی تک صرف ساڑھے تین لاکھ کے ہوئے ہیں۔ اس لئے وعدہ جات اور وصولی ہر دو پر زور دیا جائے۔

انشاء اللہ پانچ سو یا اس سے زائد رقم دینے والی بہن کا نام لجنہ اماء اللہ کے ہال میں بطور یادگار کندہ کروا دیا جائیگا۔

مزید وعدہ جات درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

۱۔ محترمہ برکت بی بی صاحبہ اہلیہ ملک ناصر احمد صاحب جیکب آباد ۔۔۔ ۱۰۰

۲۔ سیدہ فرخندہ اختر اہلیہ سید محمود شاہ صاحب واہ کینٹ ۔۔۔ ۱۰۰

۳۔ مبارکہ شاہدہ اہلیہ محمد اقبال صاحب فوٹوگرافر واہ کینٹ ۔۔۔ ۱۰۰

۴۔ متفرق وعدہ جات لجنہ واہ کینٹ ۔۔۔ ۱۷۱

۵۔ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ رشید صاحب واہ کینٹ ۔۔۔ ۱۰۰

قائدین اضلاع کیلئے تین اہم امور

۱۔ جملہ قائدین مقامی کی سابقہ تقرری کی میعاد ۳۱ اخاء/اکتوبر کو ختم ہو رہی ہے۔ قواعد کے مطابق ہر مجلس میں نیا انتخاب ہونا ضروری ہے۔ لہذا اپنے ضلع کا ازسرنو مکمل جائزہ لے کر تسلی کریں کہ تمام مجالس میں انتخاب ہو چکا ہے۔ اگر کسی جگہ ابھی یہ انتخاب نہیں ہوا، تو فوری طور پر اس کا انتظام کر کے مرکز کو مطلع فرمائیں۔

۲۔ مرکزی سالانہ اجتماع (جو ۱۷-۱۸-۱۹ اخاء/اکتوبر کو ربوہ میں ہو رہا ہے) میں شرکت کے لئے اپنے ضلع سے زیادہ سے زیادہ خدام کو تیار کریں اور کوشش کریں کہ کوئی مجلس ایسی نہ رہے جس کی اجتماع میں نمائندگی نہ ہوئی ہو۔ اجتماع کے متعلق مفصل ہدایات بذریعہ سرکلر آپ کو بھجوائی جا چکی ہیں۔ انہیں مدنظر رکھیں

۳۔ اجتماع کے موقعہ پر مجلس شوریٰ کا بھی اجلاس ہوتا ہے۔ تمام مجالس سے مقررہ قواعد کے مطابق نمائندگان شوریٰ کا انتخاب کروا کر مرکز کو جلد مطلع کر دیں تا کہ ان کے ٹکٹ وغیرہ بر وقت تیار کئے جا سکیں۔

امید ہے کہ جملہ قائدین اضلاع و علاقہ ان تینوں امور کی پوری پابندی کریں گے نیز خود بھی ضرور اجتماع میں شرکت فرمائیں گے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لینے والی بہنوں کیلئے خوشخبری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۳۰ تبوک ۱۳۴۸ہش تک تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے حصہ لینے والی بہنوں کے ناموں کی فہرست معہ ان کی مالی قربانیوں کے پیش کی گئی۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرمانے کے بعد حضور نے اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے دعا فرمائی۔ نیز فرمایا:۔

جزاھن اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ ہماری سب بہنوں کی مالی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے۔ اور انہیں اور ان کے خاندان کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین

ہماری دیگر بہنوں کو چاہیئے کہ تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے چندہ میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

خادم کا تعلیمی کارڈ

جیسا کہ ہر خادم کو معلوم ہو گا کہ ہمارا سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۱۷-۱۸-۱۹ اخاء/اکتوبر کو ہو رہا ہے۔ اجتماع کے موقع پر دیگر مقابلہ جات کی طرح علمی مقابلہ جات بھی ہوں گے۔

علمی مقابلہ جات میں شامل ہونے والے خدام کے لئے ضروری ہو گا کہ

۱۔ وہ اپنے تعلیمی کارڈ ہمراہ لائیں

۲۔ جس خادم کے تعلیمی کارڈ کے اندراجات سب سے زیادہ مکمل و صحیح ہوں گے۔ اسے خصوصی انعام دیا جائے گا۔

نوٹ:۔ تعلیمی کارڈ بحساب ۲ پیسے فی کارڈ دفتر مرکزیہ سے منگوا سکتے ہیں۔

(منتظم علمی مقابلہ جات سالانہ اجتماع)

درخواست دعا

میری بچیاں فائزہ بشریٰ اور تسنیم کو نہ عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے وہ میری بچیوں کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد کامل صحت بخشے۔ آمین

(سیتہ عزیزہ احمد شاہد مربی مسجد احمدیہ بگٹ گنج مردان)

دعائے مغفرت

میری اہلیہ (عائشہ بیگم صاحبہ) مرحومہ مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۶۹ء کو وفات پا گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحومہ موصیہ تھیں۔ چنانچہ جنازہ اگلے روز مورخہ ۲؍ اکتوبر ۱۹۶۹ء کو ربوہ لایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ بعد نماز ظہر پڑھائی۔ ۴½ بجے کے قریب مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب کرام دعا فرما دیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اہلیہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اپنی خاص مغفرت سے نوازے۔ آمین

(خاکسار محمد عبد الغنی سپرنٹنڈنٹ کمشنر آفس لاہور)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

گورنر مغربی پاکستان کی پریس کانفرنس

لاہور ۱۰ اکتوبر۔ گورنر مغربی پاکستان ایئر مارشل نور خان نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ چھ ماہ کے اندر صوبے کے نظم و نسق کی حالت بہتر بنانے کے لئے دور رس تبدیلیاں لائی جائیں گی ضلعی سطح پر اختیارات کی مرکزیت کو ختم کر دیا جائے گا۔ ڈپٹی کمشنروں اور سب ڈویژنل حکام کے دائرہ کار میں توسیع کر دی جائے گی۔ ڈپٹی کمشنروں کو غیر ضروری ذمہ داریوں سے نجات مل جائے گی۔ تاکہ وہ ماتحت عملے کی کارکردگی کا جائزہ مؤثر طریقہ سے کر سکیں ضلعی پولیس پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا کنٹرول ہو گا تاکہ دوعملی ختم ہو جائے۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ نظم و نسق دیانتدارانہ اور منصفانہ اصولوں پر استوار کیا جائے گا۔ تاکہ اقتدار جب عوامی نمائندوں کو منتقل کیا جائے تو انتظامیہ ٹھوس اور مضبوط بنیادوں پر قائم ہو۔

ایئر مارشل نور خان نے کل گورنر کا عہدہ سنبھالنے کے بعد پہلی مرتبہ دربار ہال گورنر ہاؤس میں پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ انہوں نے نظم و نسق کی صورت حال خوراک اور تعلیمی پالیسی۔ قیمتوں کو اعتدال پر لانے اور دیگر امور پر تفصیلی گفتگو کی۔ پریس کانفرنس میں صوبائی چیف سیکرٹری مسٹر افضل آغا اور سیکرٹری اطلاعات مسٹر مسعود الرؤف بھی موجود تھے۔

بھارتی وزیر خارجہ دنیش سنگھ کا بیان بے بنیاد ہے

اسلام آباد ۱۰ اکتوبر۔ حکومت پاکستان کے ایک ترجمان نے بھارتی وزیر خارجہ مسٹر دنیش سنگھ کے اس بیان کو بے بنیاد اور گمراہ کن قرار دیا ہے کہ بھارت کے ساتھ تنازعات پر بات چیت کے بارے میں پاکستان نے اپنے موقف میں کوئی لچک پیدا کر لی ہے۔

دنیش سنگھ نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں شرکت سے واپسی پر اخبار نویسوں کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا تھا کہ نیویارک میں پاکستان کے وزیر اطلاعات نوابزادہ شیر علی سے ان کی جو بات چیت ہوئی اس کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ پاکستان کے رویہ میں تبدیلی پیدا ہوئی ہے اور اب وہ تنازعات کے بارے میں بھارت سے براہ راست بات چیت کرنے پر آمادہ ہے

دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے دنیش سنگھ کے اس بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے موقف یا رویہ میں تبدیلی پیدا ہونے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا پاکستان ہمیشہ تنازعات کے تصفیہ کے لئے براہ راست بات چیت پر آمادہ رہا ہے اور پاکستان کا یہ رویہ کوئی ڈھکی چھپی چیز نہیں ہے۔ جولائی میں صدر یحییٰ خان نے مسز اندرا گاندھی کو یہ پیش کش کی تھی کہ وہ پاکستان کے ساتھ تنازعات کے تصفیہ کے سلسلہ میں براہ راست بات چیت کے لئے کوئی مشترکہ مشینری قائم کرنے پر آمادہ ہو جائیں۔

ترجمان نے کہا لیکن اس پیش کش کے موقع پر کسی کو بھی یہ غلط فہمی نہیں ہوئی کہ تنازعہ کشمیر پر پاکستان اپنے رویہ میں تبدیلی کر رہا ہے۔ سب نے یہی سمجھا کہ تنازعات پر براہ راست بات چیت کی اس پیش کش میں بنیادی طور پر یہ بات شامل ہے کہ تمام تنازعات طے کرنے کے لئے بات چیت کی پیش کش کی جا رہی ہے۔ لیکن اس پیش کش کا بھارت کی طرف سے کوئی حوصلہ افزا جواب موصول نہیں ہوا تھا۔

بھارتی پولیس نے سکھوں کے جلوس پر گولی چلا دی

نئی دہلی ۱۰ اکتوبر۔ بھارتی پولیس نے کل رات مہاراشٹر کے شہر ناندیڑ میں ایک ہزار سکھوں کے ایک جلوس پر گولی چلا دی جس سے دو افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے زخمیوں میں سے بعض کی حالت نازک ہے حکومت نے شہر کی کشیدہ صورت حال کے پیش نظر ۲۴ گھنٹے کا کرفیو لگا دیا ہے

واقعات کے مطابق پولیس نے کل ایک سکھ مہنت کی بے عزتی کی اور اسے بلاوجہ مارا پیٹا۔ مہنت اپنی آبادی میں گیا اور ایک ہزار سکھوں کا جلوس لے کر اس تھانہ کی طرف گیا۔ جس میں اس کی بے عزتی کی گئی تھی سکھ تلواروں سے مسلح تھے۔ راستے میں انہوں نے پولیس کے ایک گشتی دستہ پر حملہ کر دیا۔ پولیس افسروں کو جلوس کی خبر پہلے سے مل چکی تھی۔ جس کی وجہ سے پولیس کی بھاری جمعیت موقع پر پہنچ گئی اور اس نے نہ صرف گشتی دستے کو بچا لیا بلکہ سکھوں پر فائرنگ کر کے دو افراد کو ہلاک اور متعدد کو زخمی کر دیا۔

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس وقت سلسلہ کو چونکہ بہت سی مالی ضرورتیں پیش آ گئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے فوری ضرورت کے پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے۔ تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائیداد بیچی ہو۔ اور آئندہ وہ کوئی اور جائیداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائیداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیے"۔

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

کانگریس میں زبردست انتشار

نئی دہلی ۱۰ اکتوبر۔ بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی اور ان کے پانچ ساتھیوں نے کانگریس کے صدر نجلنگپا کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے مجلس عاملہ کا اجلاس طلب کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ نجلنگپا پر الزام ہے کہ انہوں نے کانگریس کے سینئر لیڈروں کو ان کے عہدوں سے برطرف کیا اور ان کی توہین کی۔ صدر کانگریس نے مسز اندرا گاندھی کے نوٹس پر مجلس عاملہ کا اجلاس طلب کرنے سے انکار کر دیا ہے

مسٹر نجلنگپا کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے مجلس عاملہ کا اجلاس بلانے کا نوٹس مسز اندرا گاندھی، وزیر خوراک مسٹر جگجیون رام، وزیر داخلہ مسٹر چوان، وزیر صنعت مسٹر فخرالدین علی احمد کانگریس ہائی کمان کے رکن مسٹر سی سبرامنیم اور مسٹر دلشنک نے مشترکہ طور پر دیا ہے۔

ہر صحت مند انسان چاند پر جا سکتا ہے

پیرس ۱۰ اکتوبر۔ چاند کے فاتح خلا بازوں نے کہا ہے کہ ہر وہ شخص چاند تک سفر کر سکتا ہے جو جسمانی لحاظ سے ٹھیک ٹھاک ہو۔ انہوں نے کہا کہ مستقبل میں زمین پر رہنے والے تمام لوگوں کو اس سفر کا موقع دیا جا سکتا ہے۔ اپالو ۱۱ کے خلا بازوں نیل آرمسٹرانگ ایڈون ایلڈرن اور مائیکل کولنز نے یہ بات کل پیرس میں ایک کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔

انہوں نے کہا کہ وہ دن دور نہیں جب انسان مختلف سیاروں کے درمیان سفر کر سکے گا۔ ممکن ہے کہ ۱۹۸۰ء کے آغاز میں مریخ سیارے تک انسان پہنچ جائے تینوں امریکی خلا باز کل صبح پیرس پہنچے تھے۔ جہاں انہوں نے فرانس کے صدر پومپیدو اور وزیر اعظم شابان دلماس سے ملاقات کی۔ وزیر اعظم دلماس نے انہیں فرانس کا عظیم ترین ایوارڈ "لیجن آف آنر" عطا کیا۔ انہیں حکومت فرانس کے مہمان کی حیثیت میں کل رات پیرس میں ایک شاندار استقبالیہ بھی دیا گیا۔ اس سے قبل جب امریکی خلا باز کل صبح فرانسیسی دارالحکومت پہنچے تو شہر کی سڑکوں پر دونوں طرف ان کے استقبال کے لئے پانچ لاکھ سے زیادہ افراد موجود تھے۔ لاکھوں دوسرے شہریوں نے ان کے خیر مقدم کے مناظر اور دن بھر کی مصروفیات ٹیلی ویژن پر دیکھیں۔ نیل آرمسٹرانگ ایڈون ایلڈرن اور مائیکل کولنز جو دنیا بھر کے ۲۲ ملکوں کا خیر سگالی دورہ کرنے کے لئے نکلے ہیں آج پیرس سے ہالینڈ اور بلجیم روانہ ہو گئے پیرس میں ایک روزہ قیام ان کے دورے کا ساتواں مرحلہ تھا۔

قاہرہ ۱۰ اکتوبر مصر کے روزنامہ الاہرام نے بتایا ہے کہ شمالی عراق میں عراقی فوج اور کردوں کے درمیان زبردست جھڑپیں ہو رہی ہیں۔

مومن کا کام ہے کہ وُہ ہر خوبی اپنے اندر پیدا کرے

نیز اس کا یہ بھی فرض ہے کہ ہر خوبی میں دوسروں سے آگے نکلنے کی کوشش کرے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورہ البقرہ کی آیت وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ۚ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس آیت کا پہلی آیت سے یہ تعلق ہے کہ اوپر یہ بتایا گیا تھا کہ یہود نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کو اپنا مقصد قرار دیا ہوا ہے۔ چنانچہ فرمایا تھا وَلَئِنْ أَتَيْتَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍ مَّا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ یعنی اگر تو اہل کتاب کے پاس ہر قسم کا نشان بھی لے آئے تب بھی وہ تیرے قبلہ کی پیروی نہیں کریں گے۔ گویا خواہ اُن کے ہاتھ سے خدا جائے یا اس کا رسول جائے انہوں نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ضرور کرنی ہے اور یہ نتیجہ ہے اس امر کا کہ انہوں نے اپنا کوئی اعلےٰ مقصد قرار نہیں دیا ہوا۔ پس چاہیئے کہ تم اپنا ایک اعلےٰ مقصد قرار دے لو۔ مگر یہ یاد رکھو کہ کوئی ایک نیکی اپنا مقصد قرار دے لینا کافی نہیں بلکہ الخیرات یعنی سب نیکیوں کو اپنا مقصد قرار دو۔ اور جب بھی تمہیں کوئی نیک بات معلوم ہو۔ بلا کسی اور خیال کے اُس کو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ اور اس سے دُور رہنے کو ہلاکت سمجھو اور دوسری بات یہ مدنظر رکھو کہ نیکی کے حصول کے وقت تسابق کو مدنظر رکھو یعنی ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ اور تیسری بات یہ مدنظر رکھو کہ اگر تمہارا قدم دوسرں کی سُستی کی وجہ سے یا تمہاری چُستی کی وجہ سے آگے پڑ رہا ہے تو دوسروں سے صرف بعض نیکیوں میں آگے رہنے کو کافی نہ سمجھو بلکہ جس قدر جلد ہو سکے ہر قسم کی خیرات کے حصول کے لئے قدم بڑھاؤ۔ اسی کی طرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں بھی توجہ دلائی ہے کہ كَلِمَةُ الْحِكْمَةِ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ أَخَذَهَا حَيْثُ وَجَدَهَا یعنی حکمت کی بات مومن کی ایک گمشدہ متاع ہوتی ہے۔ وہ جہاں سے بھی ملے اُسے فوراً لے لیتا ہے اس حدیث میں ایک طرف تو اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ مومن کوئی بات بھی بغیر حکمت کے نہیں کرتا تمام خوبیاں اس کے اندر پائی جاتی ہیں۔ اور تمام نیکیاں اس کے اندر جمع ہوتی ہیں۔ اور دوسرے اس امر کی نصیحت کی گئی ہے کہ اُسے جب بھی کوئی حکمت کی بات نظر آئے تو وہ یہ دیکھے بغیر کہ یہ کلمۂ حکمت کسی کافر کے مونہہ سے نکلا ہے یا منافق کے مونہہ سے فوراً اسے اپنی کھوئی ہوئی چیز سمجھ کر حاصل کرنے کی کوشش کرے گویا جس طرح ایک کھویا ہوا بچہ اسے نظر آجائے تو وہ فوراً اسے پکڑنے کی کوشش کرتا ہے اسیطرح وہ بھی لپک کر اس خوبی کو لے لے اور کہے کہ اوہو! یہ تو میری ہی چیز تھی افسوس کہ اسے کافر یا منافق لے گیا۔ اب یہ میرا کام ہے کہ میں اپنی گمشدہ متاع واپس لوں اور اس خوبی کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کروں۔ دنیا میں بہت سی خرابیاں محض اس وجہ سے پیدا ہوتی ہیں کہ جس کسی کے پاس جتنی نیکی ہوتی ہے وہ اسی پر فخر کرنے بیٹھ جاتا ہے اور مزید خوبیاں اپنے اندر جمع کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ اور اگر دشمن میں اسے کوئی خوبی نظر آتی ہے تو کینہ اور بغض اور حسد کی وجہ سے وہ اُسے بھی بُرا قرار دینے کی کوشش کرتا ہے اور یہ نہیں سمجھتا کہ اُس کے ایسا کرنے سے دشمن کا تو کوئی نقصان نہیں اُس کے پاس تو وہ خوبی ہے ہی نقصان اس کا اپنا ہے کیونکہ بغض کی وجہ سے وہ اس خوبی کو حاصل نہیں کر سکے گا۔ پس مومن کا کام ہے کہ وہ ہر خوبی اپنے اندر پیدا کرے اور ہر خوبی میں دوسروں سے آگے نکلنے کی کوشش کرے"

(تفسیر کبیر سورۃ البقرہ صفحہ ۲۵۷)

لاہور میں حضور ایدہ اللہ کی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات

بقیہ صفحہ اول

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا یہ ایمان افروز سلسلہ کلام ایک گھنٹے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور نے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اور پھر احباب جماعت میں تشریف فرما رہ کر انہیں مواعظ حسنہ اور ارشادات عالیہ سے مستفید فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے اس موقع پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے سیر حاصل مطالعہ اور مسائل کی گہری تحقیق کرنے کی ہدایت فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ کتب سلسلہ کے گہرے اور بار بار کے مطالعہ کے نتیجے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جملہ دعاوی یعنی اسلام کے حسن و احسان پر علی وجہ البصیرت ایمان نصیب ہوتا ہے۔ اور اس میں پختگی پیدا ہوتی ہے اور اس طرح اسلام کے مخالف کے ہر وار کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کی توفیق ملتی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ تجدید دین اور احیائے اسلام کے شاندار کارناموں کے ذکر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ امت محمدیہ کو یہ بشارت دی گئی تھی کہ ہر زمانے میں سینکڑوں ہزاروں اخیار و ابرار احیائے اسلام کے لئے پیدا ہوتے رہیں گے البتہ اس سلسلہ اولیاء کی کڑی میں سے نمایاں طور پر بالعموم صدی کے سر پر آنے والے مجددین کا وجود ہوگا جو ایک ہی وقت میں کئی ہو سکتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا اسلامی لٹریچر اور واقعات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایک ہی وقت میں مختلف علاقوں میں کئی کئی مجددین ہوتے رہے ہیں اسی لئے اسلام کے مختلف مکتب فکر کی کتابوں میں ایک ہی صدی کے مختلف مجددین تسلیم کئے گئے ہیں۔ پس امت محمدیہ پر کبھی ایسا زمانہ نہیں آیا کہ وہ اولیاء اللہ کے وجود سے خالی رہی ہو حتیٰ کہ فیج اعوج کے گئے گزرے زمانہ میں بھی اولیاء اللہ ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح موجود رہے ہیں۔ پس کسی بھی زمانے کو مجدد کے وجود سے خالی سمجھنا ایک ایسا شیطانی خیال ہے جس کی زد براہ راست آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر پڑتی ہے کہ نعوذ باللہ آپ کی یہ بشارت پوری نہیں ہوئی کہ ہر زمانے میں تجدید دین کرنے کے لئے سینکڑوں ہزاروں مجددین آتے رہیں گے البتہ ان مجددین میں موعود مجدد ایک ہی ہے جو مسیح موعود ہیں ان پر آکر ایک سلسلہ مجددین ختم ہو جاتا ہے البتہ دوسرا سلسلہ جس میں ایک وقت میں احیائے دین، استحکام اسلام اور اشاعت قرآن کے لئے سینکڑوں ہزاروں بھی ہو سکتے ہیں اور عملاً سرفروش مجاہدین اسلام کی شکل میں موجود بھی ہیں یہ سلسلہ اپنی جگہ پر قائم ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلسلہ خلافت میں مجددین کی اس روحانی فوج کے سربراہ ہمیشہ خلفائے وقت ہی ہوتے رہیں گے۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب دراصل اسلامی علوم کا ایک بحر ذخار اور ایک قیمتی خزانہ ہے۔ ان علوم سے بہرہ ور ہونے اور اس دولت بے بہا سے خود کو بھی اور اپنی نسلوں کو بھی مالا مال کرنے میں کبھی دم بھی غافل نہیں رہنا چاہیئے۔ تاکہ ہم شیطان ملعون کے ہر قسم کے وساوس سے محفوظ رہ کر خدا تعالےٰ کے فضل اور اس کی رحمت کے وارث بنتے چلے جائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ملفوظات کا یہ روح پرور سلسلہ قریباً پون گھنٹہ جاری رہ کر بالآخر دوستوں کے بیعت کے شرف سے مشرف ہونے پر اختتام پذیر ہوا۔

ربوہ ۱۱ اکتوبر۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے پڑھائی آپ نے تربیت کی اہمیت پر خطبہ دیا جس میں آپ نے عنقریب منعقد ہونے والے مرکزی اجتماعات سے خاطر خواہ فائدہ اٹھانے اور سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات یاد کرنے ان کا ترجمہ اور تفسیر سیکھنے کی اہمیت پر زور دیا۔